مکالمہ

بین الوہابی و السنی

مصنف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

مکالمہ

بین الوہابی والسنی

تصنیف

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)

نام : مکالمہ بین الوہابی والسنی

تصنیف : ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)

ضخامت : 22صفحات

سن : 19 رمضان المبارک 1442ھ / 2 مئی 2021ء

پیشکش : دار الابدال

اسلامی جمہوریہ پاکستان

مکالمہ بین الوہابی والسنی

آغاز سخن

غیر مقلدین وہابیہ ودیوبندیوں کی عادت ہے کہ یہ جہاں جاتے ہیں اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں ان کے زعم میں سنی جاہل ہوتے ہیں جنہیں دین کے بارے کچھ علم نہیں ہوتا اگر عوام کی بات جائے تو یہ کچھ حد تک ٹھیک بھی ہے کہ سنی عوام کو دین کی بنیادی معلومات اور اپنے مسلک کے بارے کچھ علم نہیں ہوتا بس آنکھیں بند کر کے زندگی بسر کیے جارہے ہیں مگر سارے ایک جیسے بھی نہیں ہوتے۔

میری حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ کسی وہابی یادیوبندی کے ساتھ اختلافی مسائل پر بحث نہ کروں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس چند رٹے رٹائے وہ ہی توسل، علم غیب، ایصال ثواب، رفع یدین، امین بالجھر وغیرہ مسائل ہوتے ہیں جن کو یہ ہر جگہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں ان تمام مسائل پر علماء نے بہت کچھ لکھا ہے ہر مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے جو تحریری وتقریری دونوں صورتوں میں موجود ہے اگر یہ لوگ واقعی حق کے متلاشی ہوں تو وہاں سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جبکہ ان کا مقصد تو دوسروں کو نیچا دیکھنا اور فتنہ وفساد پھیلانا ہوتا ہے مگر کچھ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں خاموش رہنا دوسروں کی گمراہی کا سبب بن سکتا ہے اس لیے وہاں کلام کرنا ہی درست ہوتا ہے، ایسی ہی ایک جگہ پر ایک وہابی سے ہماری گفتگو ہوئی، شروع میں میں نے کوشش کی موصوف خاموش رہیں مگر جب بات بنتی نظر نہ آئی تو ان کے ساتھ بدعت، ایصال ثواب اور علم غیب تین موضوعات پر گفتگو کی، تینوں موضوعات پر علمی وتحقیقی گفتگو کرنے کی بجائے میں نے عام فہم سادہ اسلوب اپنایا جو عوام کی سمجھ کے کافی قریب تھا جس سے سنی عوام کو کافی فائدہ ہوا جبکہ وہابی صاحب اپنا سامنہ لیے چلتے بنے۔ اس گفتگو کے بعض ضروری حصے انتہائی اختصار کے ساتھ سپرد قلم کر دیئے ہیں اس امید پر کہ شائید یہ کسی کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں اور وہ ہمارے حق میں دعائے مغفرت کر دے جو ہماری بخشش کا سبب بن جائے۔

بدعت

وہابی: اہلسنت وجماعت میں بہت سی بدعات رائج ہیں اور یہ بدعتوں پر عمل کرتے ہیں اس لیے میں اس مسلک کو پسند نہیں کرتا اور بدعتی کے متعلق حدیث میں جہنم کی وعید آئی ہے۔

سنی: بدعت کی تعریف کیا ہے؟

وہابی: ایسا نیا کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا ہو اور بعد میں کیا جائے بدعت کہلاتا ہے

سنی: بدعت کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کیجیے جو اہل علم کے ہاں معروف ہے

وہابی: یہی تو ہے اور بدعت کی تعریف کیا ہو گی؟

سنی: بدعت عربی زبان کا لفظ ہے جو بدع سے مشتق ہے جس کا لغوی معنی ہے اخترعہ وصنعہ لا علی مثال (المنجد) یعنی نئی چیز ایجاد کرنا، نیا بنانا یا جس چیز کا پہلے وجود نہ ہو اسے معرض وجود میں لانا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال کئی جگہ کیا ہے دو مقامات ملاحظہ کریں

بدیع السموت والارض

ترجمہ کنزالایمان: بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا

(پارہ 7، سورہ الانعام، آیت 101)

قل ما کنت بدعا من الرسل

تم فرماؤ میں کوئی انوکھا (نیا) رسول نہیں

(پارہ 26، سورہ الاحقاف، آیت 9)

اور اصطلاحی طور پر اس کی تعریف یہ بنے گی

دین میں ہر وہ نیا کام یعنی اعتقادات و اعمال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھے بعد میں گھڑے جائیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت کے خلاف ہو بدعت کہلائے گا۔

اور یہی بدعت سیئہ ہے جس پر حدیث میں وعید آئی ہے ورنہ بنیادی طور پر بدعت کی دو اقسام

1۔ بدعت حسنہ 2۔ بدعت سیئہ

ہے۔

وہابی: یہ بدعت کی تقسیم آپ کی اختراع ہے بدعت حسنہ یا سیئہ نہیں ہوتی، صرف بدعت کی ایک ہی قسم ہے اور وہ بدعت سیئہ ہے جس پر وعید آئی ہے اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں موجود ہے

فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ

(السنن للابی داؤد، کتاب السنہ، باب فی لزوم السنۃ، رقم الحدیث 4067)

سنی: بدعت کی تقسیم ہم نے نہیں بلکہ امت کے جلیل القدر ائمہ نے کی ہے بلکہ اس کی اصل تو حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بدعت حسنہ و بدعت سیئہ کو ایک ہی مقام پر بیان کیا ہے نیز یہ تقسیم تو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی منقول ہے یہ عظیم المرتبت جماعت بھی تقسیم بدعت کی قائل تھی اگر کوئی اس سے منکر ہے

تو دور حاضر کے وہابی ہیں میں پہلے تمعارے سامنے ائمہ کے چند اقوال رکھتا ہوں پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے معمولات اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کروں گا جس سے تم جان لوگے کہ بدعت حسنہ وسیئہ کا ثبوت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عمل صحابہ اور اقوال ائمہ میں موجود ہے نا کہ دور حاضر میں اہلسنت کی کوئی اختراع۔ چنانچہ امام شرف الدین نووی فرماتے ہیں

البدعۃ فی الشرع ھی احداث مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی منقسمۃ الی حسنۃ وقبیحۃ

شریعت میں بدعت سے مراد وہ نئے امور ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھے اور یہ بدعت، بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ میں تقسیم ہوتی ہے۔

(تہذیب الاسماء واللغات، الجزالثالث، صفحہ 22)

اور امام ابن اثیر جزری لکھتے ہیں

البدعۃ بدعتان: بدعۃ ھدی وبدعۃ ضلال

بدعت کی دو قسیمیں ہیں، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔

(النھایہ فی غریب الحدیث والاثر، الجز اول، صفحہ 106)

بلکہ شیخ عزالدین بن عبد السلام نے تو اس کی پانچ اقسام بیان کی ہیں لکھتے ہیں

البدعۃ فعل مالم یعھد فی عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی منقسمۃ الی بدعۃ واجبۃ وبدعۃ محرمۃ وبدعۃ مندوبۃ وبدعۃ مکروھۃ وبدعۃ مباحۃ

بدعت سے مراد وہ فعل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ کیا گیا ہو اور یہ

بدعت واجبہ

بدعت حرام

بدعت مستحب

بدعت مکروہ

اور بدعت مباح

کی طرف تقسیم ہو جاتی ہے۔

(قواعد الاحکام، الجز الثانی، صفحہ 337)

روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو باجماعت نماز تراویح پڑھائی اور پھر اس خوف سے جماعت ترک کر دی کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک یہ سلسلہ یوہیں چلتا رہا کہ ہر فرد نماز تراویح انفرادی طور پر پڑھتا پھر آپ ہی کے دور خلافت میں لوگ حضرت ابی بن کعب کے پیچھے باجماعت نماز تراویح پڑھ رہے تھے جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا

نعم البدعۃ ھذہ

یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے

(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحدیث 2010)

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز باجماعت تراویح پر بدعت حسنہ کا اطلاق کیا ہے یعنی ان کے نزدیک بھی مطلق ہر بدعت، بدعت ضلالہ نہیں تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو ہم سب سے زیادہ اچھے طریقے سے جاننے والے تھے انہیں معلوم تھا کہ محدثات الامور کا معنی، مفہوم اور مراد کیا ہے۔

حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت حسنہ اور سیئہ کی تقسیم از خود بیان کی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا بعدہ، من غیر ان ینقص من اجورھم شیء، ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ، کان علیہ وزرھا ووزر ومن عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیء۔

جس نے اچھا طریقہ رائج کیا، اس کے لیے اس کے رائج کرنے اور اپنے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے بھی کچھ کم نہ ہو گا، اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اس پر اس طریقہ کو رائج کرنے اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کم نہیں ہو گی۔

(الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، رقم الحدیث 2351)

یہ حدیث بہت واضح ہے جس میں کسی بھی طرح کا ابہام نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر نہ صرف دو طریقوں کو بیان کیا بلکہ اچھے پر اجر کی نوید اور برے پر عذاب کی وعید بھی سنائی ہے۔

لگے ہاتھوں یہ بھی سنتے جایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے مقام پر بدعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ بدعت بری ہے جو ہمارے اس دین کا حصہ نہ ہو جو دین کا حصہ ہو وہ بری نہیں بلکہ محمود ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد

جس نے ہمارے اس معاملہ (اسلام) میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

(الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض الاحکام الباطلۃ، رقم الحدیث 4492)

یہ صرف وہابیہ کی جہالت ہے کہ وہ ہر نئے کام کو بدعت کہہ کر اس پر گمراہی کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ ان کا یہ فعل بذات خود ایک بدعت ہے کہ تاریخ اسلام میں سلف و خلف میں سے کسی نے بھی بدعت کا وہ مفہوم مراد نہیں لیا جو یہ لیتے ہیں نیز اس مذکورہ بالا حدیث میں ھذا ما لیس کے الفاظ قابل غور ہیں یعنی دین میں کچھ امور (بدعات) ایسی ہوں گی جو دین کا حصہ ہوں گی اور کچھ نہیں ہوں گی، جو دین کا حصہ نہیں ہوں گی وہ مردود ہے اور وہی محدثات الامور ہیں یہ وہ ہیں جن سے کوئی حکم شرعی یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک لازم آرہا ہو اور جن سے کسی سنت یا حکم شرعی کا ترک لازم نہ آرہا ہو بلکہ اس سے کسی بھی طرح کا دینی فائدہ ہو رہا ہو تو وہ اس فرمان کے تحت سنت میں ہی داخل ہو گا اور اصطلاحی و شرعی طور پر اسے بدعت واجبہ، حسنہ یا مباح کہیں گے۔

اور حدیث میں محدثات الامور سے وہ بدعات مراد ہیں جس سے کسی امر دینی کا ارتفاع لازم آرہا ہو اور جو فساد فی الاعتقاد والعمل کا سبب بنے جیسے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے فورا بعد جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ، منکرین زکاۃ کا فتنہ اور خواج کا فتنہ اور عصر حاضر میں وہابیہ، خوارج پوائنٹ ٹو کا فتنہ، منکرین حدیث کا فتنہ وغیرہ

وہابی: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کہ ایک جگہ کل بدعۃ ضلالۃ فرمایا گیا اور دوسری جگہ من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ، یہ تو احادیث میں تعارض ہے۔

سنی: جب سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان کا دامن چھوڑ کر حدیث پر نظر کرو گے تمھیں تعارض ہی نظر آئے گا حالانکہ ان میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ حدیث کل بدعۃ ضلالۃ، عام ہے اور حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ، نے اس کی تخصیص کی ہے۔ حدیث کل بدعۃ ضلالۃ کو عام رکھنے اور پھر بعد میں 'من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ ' سے اس کی تخصیص کرنے میں ایک حکمت یہ نظر آتی ہے کہ ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام علیھم الرضوان کو ہر بدعت سے روک دیا گیا کیونکہ وہ زمانہ ان کی ابتدائی تربیت کا تھا کفر و شرک کو چھوڑ کر ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لیے انہیں ہر بدعت سے منع کر دیا گیا کہیں لاعلمی میں کسی غلطی میں مبتلا نہ ہو جائیں پھر جب انہوں نے تربیت کے مختلف مراحل طے کر لیے اور ان کے اعتقاد و عمل میں پختگی پیدا ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظ فرمالیا کہ اب ان کے اصحاب دین کی بنیادی تعلیمات اور اس کی جزئیات کو اچھے طریقے سے سمجھ چکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ اور من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ" فرما کر ایک قاعدہ عطا فرما دیا کہ ہر نئے کام کو اسی پر پرکھ کر اپنے دینی امور سرانجام دو پھر صحابہ کرام علیھم الرضوان نے خلفائے راشدین کے دور میں اس کی کئی مثالیں پیش کیں، جیسے حضرت ابو بکر صدیق کا قرآن کو جمع کرنا، حضرت عمر فاروق کا نماز تراویح باجماعت کا اہتمام کروانا، حضرت عثمان غنی کا نماز جمعہ سے قبل اذان کا اہتمام کرنا، حضرت علی کا نحوی قواعد کو وضع کروانا وغیرہ، حضرت عبداللہ بن مفضل فرماتے ہیں میں نے نماز میں سورہ فاتحہ سے قبل جہرا بسم اللہ پڑھی دی تو میرے والد نے فرمایا: بیٹے یہ بدعت ہے۔

یہ بدعت حسنہ کی مثالیں ہیں جن پر صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عمل کیا جبکہ بدعت سیئہ کی مثالوں میں ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ وہ جھوٹے مدعیان نبوت، منکرین زکاۃ اور خوارج کے فتنے تھے جنہیں صحابہ کرام نے بازور طاقت مٹا دیا تھا۔

ایصال ثواب

وہابی: ختم دلانا توسنیوں کی سب سے بڑی بدعت ہے جس کا ثبوت صحابہ کرام علیھم الرضوان سے نہیں ملتا۔

سنی: کیا فوت شدگان کو ایصال ثواب کرنا جائز نہیں ہے؟

وہابی: وہ تو جائز ہے پر جس طرح تم کرتے ہو اس طرح جائز نہیں

سنی: پہلے تم یہ بتاو ایصال ثواب کرنا کس طرح جائز ہے؟

وہابی: آپ نماز پڑھیں، روزہ رکھیں، صدقہ کریں اور دعائے مغفرت کریں

سنی: یہ تو آپ نے مان لیا کہ نماز، روزہ، صدقہ اور دعائے مغفرت وغیرہ امور مردے کو فائدہ دیتے ہیں تو لگے ہاتھوں مجھے یہ بتاتے جایئے کیا شریعت نے کسی عمل کی تخصیص کی ہے کہ آپ اس عمل کو ایصال کر سکتے ہیں اس کو نہیں؟

وہابی: نہیں ایسی کوئی تخصیص نہیں ہے

سنی: تو پھر سنیے ہم جو ختم دلاتے ہیں یہ مختلف نیک اعمال کا مجموعہ ہے مثلا ایک جگہ مسلمانوں کا جمع ہو کر مردے کے لیے دعائے مغفرت کرنا حدیث شریف میں ہے کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہو جائیں وہاں ایک اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اس طرح فوت شدہ کی مغفرت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، تلاوت قران کی جاتی ہے جو باعث فضیلت اور خیر و برکت ہے، حمد و نعت خوانی ہوتی ہے، مسلمانوں کو بقدر استطاعت طعام کھلایا جاتا ہے جو صلہ رحمی کا ایک ذریعہ ہے اور ان دونوں اعمال کی بھی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور پھر آخر میں ان تمام نیک اعمال کا ثواب فوت شدہ شخص کی روح کو ایصال کیا جاتا ہے جو کہ نماز، روزے اور حج کی طرح فائدہ پہنچاتے ہیں

وہابی: چلومان لیا کہ یہ تمام اعمال مردے کو فائدہ پہنچاتے ہیں لیکن یہ بتایئے آپ نے اس عمل کا نام ختم شریف کیوں رکھااور مخصوص ایام میں ہی کیوں دلاتے ہیں؟

سنی: دنیامیں ہر چیز، ہر عمل اپنی ایک مخصوص شناخت اور نام رکھتا ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے سو اس کار خیر کو ہمارے ہاں ختم شریف کا نام دے دیا گیااور یہی عوام وخواص میں مشہور ہو گیا نیز اس کو بدلنے یا متبادل تلاش کرنے کی ضرورت اس لیے نہیں پیش آئی کہ کسی کے بھی نزدیک یہ فرض یا واجب نہیں ہے ویسے اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس عمل خیر کو ختم شریف نہیں کہنا چاہیے اور اس کا کوئی اور نام ہونا چاہیے تو آپ اس کا نیا نام دے دیں ہم وہ ہی رکھ لیں گے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رہی بات مخصوص ایام کی تو یہ بھی ہمارے نزدیک فرض یا واجب نہیں ہیں ان کے علاوہ کسی بھی دن اس کا اہتمام کیا جاسکتا ہے دنیامیں ہر کام مخصوص ایام میں ہی ہوتا ہے اور دینی و دنیاوی معاملات کا یہی حسن ہے سو اس کے لیے بھی دن کی تعین کرلی جاتی ہے اگرچہ ان مخصوص ایام میں فوت شدہ کے لیے ایصال ثواب کرنااور لوگوں کو کھانا کھلانا سنت سے ثابت ہے۔ اگر پھر بھی آپ کو لگتا ہے کہ ان ایام کا انتخاب نہیں ہونا چاہیے آپ ایصال ثواب کا اہتمام ان ایام کے علاوہ کرلیا کریں، کریں تو سہی۔

سنی: آپ جو مسلمانوں کو ختم دلانے سے منع کرتے ہو اور اسے ناجائز وحرام کہتے ہو تو مجھے یہ بتاو کیا جھوٹ بولنا جائز ہے یا ناجائز؟ شرب پینا جائز ہے یا ناجائز؟ زنا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ سود کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

وہابی: جھوٹ بولنا، شراب پینا، زنا کرنا، سود کھانا یہ تمام امور ناجائز ہیں

سنی: کہاں لکھا ہے؟

وہابی: ان تمام امور کے حرام وناجائز ہونے پر قرآن میں کثیر آیات موجود ہیں اور بہت سی احادیث وارد ہیں

سنی: یہ سب امور اللہ ورسول نے حرام قرار دیے ہیں اور میں بطور سنی ان میں سے کسی بھی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا، نہ میں جھوٹ بولتا ہوں، نہ سود کھاتا ہوں، نہ زنا کرتا ہوں اور نہ شراب پیتا ہوں تو کیا آپ مجھے کوئی ایک آیت یا حدیث دیکھا سکتے ہیں؟ جس میں واضح فرمایا گیا ہو کہ ختم شریف دلانا حرام وناجائز ہے اگر نہیں دیکھا سکتے (اور دیکھا بھی نہیں پائیں گے) تو پھر آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ جس نیک کام کو شریعت نے مشروع کیا ہے اور جو سنت سے ثابت ہے اسے حرام وناجائز کہو اور مسلمانوں کو اس سے روکو۔ ہم آپ کو پابند نہیں کرتے کہ آپ بھی یہ کام کریں مگر ہمیں منع کرنے کا آپ لوگوں کے پاس کوئی حق نہیں ہے۔

وہابی: خاموش

علم غیب

وہابی: تم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب مانتے ہو حالانکہ قرآن نے اس کی نفی کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔

(پارہ، 7، سورہ انعام، آیت 50)

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی۔

(پارہ 9، سورہ الاعراف، آیت 188)

سنی: عربی زبان کے جتنے بھی الفاظ ہیں سب کا اردو میں کوئی نا کوئی معنی ہوتا ہے کیا تم جانتے ہو لفظ نبی کا اردو میں معنی یا ترجمہ کیا ہے؟

وہابی: نہیں

سنی: میں بتاتا ہوں، لفظ "نبی" نبا سے ہے نبا کہتے ہیں خبریں دینے والے کو اور نبی کہتے ہیں غیب کی خبریں دینے والے کو

تم لوگوں کو اپنی جہالت کی وجہ سے اتنا بھی نہیں پتا کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم لوگ علم غیب کی نفی کرتے ہو دراصل ان کا منصب ہی اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ غیب کی خبریں دیں گویا نبی کہتے ہی اسے ہیں جو غیب کی خبریں دے اور تمعارا اس سے انکار مقام نبوت سے لاعلمی پر دلالت کرتا ہے۔

سنی: ہمارے مسالک کے علماء کی طرح تمعارے فرقے کے افراد نے بھی قرآن مجید کے اردو تراجم کیے ہیں تو آپ اپنے فرقے کے کسی بھی عالم کا ترجمہ قرآن دیکھ لیجیے گا پورے قرآن کا ترجمہ ہو گا سوائے لفظ نبی کے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے فرقے کے علماء لفظ نبی کا اردو ترجمہ کیوں نہیں کرتے؟

وہابی: خاموش

سنی: اس کی وجہ یہی ہے کہ اگر وہ لفظ نبی کا ترجمہ کرتے ہیں تو اہلسنت کا عقیدہ واضح ہوتا ہے اس لیے وہ ڈنڈی مارتے ہوئے اس لفظ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پورے قرآن میں جہاں جہاں بھی لفظ نبی آتا ہے وہاں اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے لفظ نبی ہی لکھ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

آپ اسی سے اندازہ لگالیں جن لوگوں نے آج تک آپ کو لفظ نبی کا معنی نہیں بتایا اور دھوکے میں رکھا ہے انہوں نے دیگر عقائد و نظریات میں کتنی خیانت کی ہو گی اور کس طرح آپ کو دھوکے اور گمراہی میں رکھا ہو گا۔ آپ اپنے فرقے کے اہل علم سے سوال ضرور کیجیے گا کہ وہ لفظ نبی کا ترجمہ کیوں نہیں کرتے؟

وہابی: یہ تو ٹھیک ہے لیکن جو میں نے آیات پیش کی ہیں ان کے متعلق آپ کیا کہیں گے؟

سنی: آپ نے میرے سامنے علم غیب کی نفی پر دو آیات رکھی ہیں ان پر کلام کرنے سے پہلے میں بھی آپ کے سامنے دو آیات رکھتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وماھو علی الغیب بضنین

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

(پارہ30، سورہ التکویر، آیت24)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

علم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

(پارہ29۔ سورہ الجن، آیت26۔27)

اب دیکھو قرآن میں ہی اگر علم غیب کی نفی پر آیات ہیں تو اثبات پر بھی موجود ہیں ایک جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو علم غیب سے نوازتا ہے اور دوسری جگہ خاص ہمارے نبی محترم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ غیب بتانے میں بخل سے کام نہیں لیتے اگر تم وہابیت کی نگاہ سے دیکھو گے اور آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوگی تو تمھیں یوں لگے گا کہ قرآن مجید کی آیات میں تعارض ہے اور اگر اس کا اعتقاد رکھو گے تو ہلاک ہو جاوگے حالانکہ قرآنی آیات میں کوئی تعارض نہیں ہے بلکہ ہر آیت کا محمل ومنشاء جدا جدا ہے جب تم سیدی امام احمد رضا خان کے دامن سے وابستہ ہو کر عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر قرآن مجید کو دیکھو گے تو تمھیں پتا چلے گا

کہ ان آیات کا درست محمل و مراد کیا ہے جن پہلی دو آیات کو آپ نے پیش کیا تھا وہاں علم غیب ذاتی کی نفی ہے کہ بذات خود کوئی علم غیب نہیں جانتا اگر کوئی ذاتی علم غیب کا اعتقاد رکھتا ہے تو شرک کا مرتکب ہو گا جس کے لیے اسلام میں کوئی جگہ نہیں بلکہ جہنم کہ گہرائیاں ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور جو آیات میں نے پیش کی ہیں وہاں علم غیب عطائی کا اثبات ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کو جو علم غیب حاصل ہوتا ہے وہ اللہ کی عطا سے ہوتا ہے ان کا ذاتی نہیں ہوتا۔

وہابی: اگر آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب عطائی کے قائل ہیں تو یہ درست ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ سنی نبی ﷺ کے لیے علم غیب ذاتی مانتے ہیں

سنی: یہی تو قیامت ہے کہ آپ لوگ نہ تو ہمارے علماء کو پڑھتے ہیں اور نہ توجہ سے سنتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہمارا موقف وعقیدہ کھل کر تمعارے سامنے واضح ہو اور تم لوگوں کو ہدایت نصیب ہو۔ تمعارے فرقے کے مولوی تمعیں غلط گائیڈ کرتے ہیں اہلسنت پر بہتان لگاتے ہیں جھوٹ باندھتے ہیں پھر اس پر فتوی لگا دیتے ہیں اور تم لوگ آنکھیں بند کر کے اسے مان لیتے ہو اہلسنت کے موقف اور عقائد کو سمجھنے کے لیے علماء اہلسنت کی کتب کے مطالعہ کی عادت بنائیں اسی علم غیب کے مسئلہ کو ہی لے لیں اہلسنت میں سے کسی بھی عالم کی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب ذاتی کا قول کیا ہو بلکہ ہر ایک علم غیب عطائی کا ہی قائل ہے اور اسی پر پوری دنیائے اہلسنت قائم ہے۔

ختم شد

ماخذومراجع

قرآن کریم،کلام اللہ، مکتبۃ المدینہ ،کراچی،پاکستان

کنزالایمان،امام اہلسنت امام احمد رضاخان بریلوی،مکتبہ المدینہ ،کراچی،پاکستان

صحیح بخاری،امام محمد بن اسماعیل بخاری،المکتبۃالعصریہ،بیروت،لبنان

صحیح مسلم،امام مسلم بن حجاج قشیری ،المکتبۃالعصریہ،بیروت،لبنان

السنن ابی داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعت سجستانی،بیت الافکار الدولیہ،ریاض،سعودی عرب

النہایہ فی غریب الحدیث والاثر،ابوالسعادات علامہ مبارک بن محمد ابن اثیر،موسسہ مطبوعاتی اسماعلیان،ایران

قواعد الاحکام،شیخ عزالدین بن عبد السلام،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان

تہذیب الاسماءواللغات،علامہ شرف الدین نووی،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی کی تصانیف و تالیفات

برصغیر کے علمائے اہلسنت کی خدمات احادیث

الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ

مکالمہ بین الوہابی والسنی

القول العالیہ فی ذکر المعاویہ

کلام مبین علی مسئلہ تکفیر و متکلمین

اسلام میں علماء کا مقام

امام احمد رضا خان میری نظر میں

گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط

پاک وہند کے مفسرین اہلسنت اور ان کی تفسیریں

احیاء مخطوطات ، وقت کا تقاضہ

ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاتیں

مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فضائل آفات

فضائل مسواک

مقالات و مضامین

لاحاصل (شعری مجموعہ)